السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منڈی احمد آباد سے محمد عابد خریداری نمبر 6196 سوال کرتے ہیں کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے اگر مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ لی جائے تو نماز عشاء کے لئے اذان کہنا ضروری ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفر و حضر میں اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کیا جائے تو اذان ایک کہی جائے گی، البتہ اقامت ہر نماز کے لئے الگ الگ کہنا ہوگی۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران حج میدان عرفات میں وقوف فرمایا، اس اثناء میں موذن نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا کی، پھر اقامت کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی۔ (صحیح مسلم، الحج 1218)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کرتے وقت دوسری نماز کے لئے اذان کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف اقامت ہی کافی ہے۔ البتہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوران سفر اگر دو نمازوں کو جمع کرنے کی ضرورت پڑے تو ہر نماز کے لئے صرف اقامت پر اکتفا کیا جاسکتا ہے۔ اس مسئلے کے لئے انہوں نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بھی قائم کیا ہے۔

جب مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کیا جائے تو کیا اذان دی جائے یا صرف اقامت پر اکتفا کیا جائے۔ ''پھر امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کیا ہے کہ اگر انھیں سفر میں جلدی ہوتی تو '' اقامت کہہ کر نماز مغرب کی تین رکعات ادا کرتے، پھر تھوڑی دیر بعد اقامت کہی جاتی تو آپ عشاء کی دو رکعات ادا کرتے۔ (صحیح بخاری تقصیر الصلوة 1109)

دار قطنی کی روایت میں مزید وضاحت ہے کہ دوران سفر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی نماز کے لئے اذان نہیں کہتے تھے۔ (فتح الباری "ج 2 ص 250)

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سفر اگر جمع کرنا ہو تو ایک اذان کہی جائے، پھر ہر نماز کے لئے اقامت الگ الگ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:132